31803 ـ ولادت كے بعد خون چاليس يوم كے بعد بهى آتا رہے تو كيا بعد والے ايام كى نمازوں كى قضاء كرنا ہو گى ؟

سوال

ميں ولادت كے دو ماه بعد نماز ادا كرنا شروع كى كيونكہ خون دو ماه بعد ركا تها، اور مجهے علم نہيں تها كہ عورت چاليس يوم كے بعد پاك ہو جاتى ہے اور اس پر نماز فرض ہے، مجهے اس حكم كا علم ولادت كے نو ماه بعد ہوا، اس ليے جن بيس ايام كى نماز ميں نے ادا نہيں كى اس كا ميرے ذمہ كيا واجب ہوتا ہے؟
اور اگر اس كى قضاء واجب ہوتى ہے تو كس وقت قضاء كى جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نفاس كى زيادہ سے زيادہ مدت ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے بعض علماء نفاس كى زيادہ سے زيادہ مدت چاليس يوم قرار ديتے ہيں كيونكہ ام سلمہ رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث ميں ہے:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں نفاس والى عورتيں چاليس سوم تك بيٹهتى تهيں "

سنن ابو داود حديث نمبر (139) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے حسن صحيح قرار ديا ہے، اور جمہور علماء كرام كا مسلك يہى ہے.

چنانچہ اس كے بعد بهى اگر خون آتا رہے تو غسل كر كے نمازيں ادا كى جائينگى، عام عادت سے ہٹ كر چاليس يوم كے بعد جو خون آيا ہے ان ايام كى نمازيں قضاء كريں كيونكہ يہ حيض ہے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (10488) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اور بعض علماء كرام مثلا شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں: ـ ولادت كى بنا پر آنے والا خون اصل ميں نفاس كا خون ہے، اس ليے خون ركنے تك نماز ادا نہيں كى جائيگى ـ ان كا كہنا ہے كہ نفاس كى زيادہ سے زيادہ كوئى حد مقرر نہيں.

اور بعض علماء نفاس کی زیادہ سے زیادہ حد ساٹھ یوم (دو ماہ) قرار دیتے ہیں، یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ہے.

احتیاط اسی میں ہے کہ چالیس یوم کے بعد والے ایام اگر ماہواری کے موافق نہ ہوں تو ان کی قضاء کر لیں.

دوم:

رہا مسئلہ نمازیں قضاء کرنے کی کیفیت کیا ہے تو جیسے ہی آپ کو یہ حکم پہنچا تو آپ پر قضاء لازم ہے، لیکن اگر زیادہ ایام کی بنا پر آپ کو مشقت ہے تو آپ حسب استطاعت قضاء کریں چاہے اس میں کئی دن لگ جائیں.

واللہ اعلم .